١١٨٧ ١١٩٤
الجسرتي جمع الاشعار

# الحجة

۲۷
۲۴۷

خریدکرده برای کتبخانهٔ وقف مشهد [illegible]

در عهد تولیت جعفر میرزا صاحب خان بهادر

مولوی سید محمد حسن صاحب شوق

به عهدهٔ متولی وقف مشهد مقدسه [illegible]

قیمت [illegible]

[illegible]

maablib.com

[illegible]

# الجمرة

من تصنیفات السید الاجل
واحد الملة ووحید العصر
فرید الدهر [illegible]
قامع البدعة فخر المتکلمین ظہیر
العلماء مولانا السید علی ظہیر
دامت برکاته وزادت افاداته

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سید المرسلین وآلہ الطیبین الطاہرین **اما بعد** اس رسالہ میں ہم نے مسئلہ کلوخ کو بیان کرنے میں [illegible] بھی ظاہر کیا گیا ہے کہ اہل سنت کو عموماً اور اہل حدیث کو خصوصاً [illegible] کے دعوائے اتباع سنت رسول میں کہاں تک [illegible] نے عام طور پر بدعت مسئلہ غسل قدمین کا ایجاد [illegible] ثابت کر دیا جس سے بعض حضرات نے مذہب حق کو قبول بھی کیا۔ لہذا

ان کی حق پسندی اور دعوے اتباع سنت سے امید قوی ہے کہ اس بدعت کو ترک کر کے سنت رسول اللہ صلعم پر عمل کرینگے جو مقدمۂ طہارت ہے اور بغیر طہارت نماز صحیح نہیں جیسا کہ امام نووی شرح صحیح مسلم میں لکھتے ہیں.

وسبب کونہما کبیرین ان عدم التنزہ من البول یلزم منہ بطلان الصلوٰۃ فترکہا کبیرۃ بلاشک ملخّصًا

یعنی کبیرہ ہونا اسکا اس سے ثابت ہے کہ بول سے احتراز نہ کرنا باعث بطلان نماز ہے تو اسکا ترک کرنا کبیرہ ہے بلاشک وریب

اسلیے میں نے یہ رسالہ محض غرض تذکرہ تحریر کیا تاکہ تمام مسلمانون کو معلوم ہو کہ اصل سنت رسول طہارت بول کے بارے میں یہی ہے کہ پانی سے اسکی طہارت کی جاوے نہ کلوخ وغیرہ سے جو بدعت ہے۔ اس رسالہ کی غرض نہ سنی کو شیعہ بنانا ہے نہ حنفی کو اہل حدیث وہابی وغیرہ بلکہ یہ مقصود ہے کہ ہر فرقہ یا ہر شخص اپنے مذہب پر باقی رہ کر بھی اتباع سنت کر سکتا ہے جس سے علاوہ قومی اتحاد کے یہ فائدہ ہوگا کہ کتاب و سنت پر سب کو عمل ہو جاوے۔ اور مخالفین اسلام کی نظرون میں معلوم ہو کہ کل مسلمان ایک شریعت کے پابند ہیں اور خدا و رسول واحد کے پیرو ہیں بعض اسی خیال سے یہ رسالہ لکھا گیا کہ لوگ بدعت سے بچین اور سنت کے عامل ہون۔ کیونکہ نماز اہل حدیث کے یہان اصول دین میں داخل ہے اور وہ بغیر طہارت ہو نہیں سکتی۔ لہذا کل مسلمانون پر فرض ہے کہ وہ سنت کی پیروی کرین اور بدعت سے جو ضلالت ہے پرہیز کرین اسلیے محض انھین کتابون سے استدلال کیا جاے گا جو تمامی اہل سنت کے یہان نہایت صحیح و مستند مانی جاتی ہیں اور کسی کو انکے اعتبار و اعتماد میں عذر نہیں ہو سکتا۔

ہم جب ان مسائل پر نظر ڈالتے ہیں جنمین دو اسلامی فریق حنفی۔ وہابی لڑتے مرتے ہیں مدالتون تک جاتے ہیں تو سخت حیرت ہوتی ہے کہ ان مسائل میں

کیون اسقدر کج بحثیان ہو رہی ہین مثل رفع یدین - امین بالجہر وغیرہ کے جو محض عمل ہین - یا نماز مین ٹخنون کے چھپانے اور نہ چھپانے مین لڑتے ہین یا یہ کہ عیدین کی نماز صحرا مین ہونی چاہیے یا مسجد مین - اور ایسے مسائل سے کوئی بحث نہین کرتا جن پر روزہ نماز حج وغیرہ سب باطل ہو یعنی طہارت جسپر تمام مسلمانون کا اتفاق ہے کہ بغیر اسکے نہ آمین بالجہر والون کی نماز درست ہو سکتی ہے نہ آمین بالاخفات والون کی نہ رفع یدین کرنیوالون کی نماز صحیح ہو سکتی ہے نہ اسکے مخالف کی -

افسوس طہارت ایسے عظیم الشان مسئلہ سے یون چشم پوشی کیجاے اور کسیکو اسکا خیال نہو حالانکہ خداوند عالم اسقدر اس بارے مین تاکید فرماتا ہے کہین تو فیہ رجال یحبون ان یتطہروا واللہ یحب المتطہرین فرماتا ہے اور کہین ان اللہ یحب التوابین ویحب المتطہرین جس سے ہر شخص سمجھ سکتا ہے کہ مسئلہ طہارت کیسا اہم اور ضروری ہے جسکے بارے مین اسقدر تاکیدین خود خداوند عالم فرماتا ہے - اور تمامی علما و محدثین و فقہاے شریعت کی کتابون مین اسی کو مقدم رکھا گیا ہے مگر افسوس کہ اہل سنت کے طرز عمل سے اس طرح کی بے پروائی ہوتی ہے کہ آپ فریقین (حنفی وہابی) کے معرکہ کارزار مین کبھی ان بحثون کو آتے نہ دیکھین گے - اسلیے مین نے عام طور پر فریقین کو مخاطب بنانا چاہا کہ شاید انکی ضرورت محسوس ہو اور طہارت کا خیال آے کہ اس مین اتباع سنت ضروری ہے کیونکہ خدا نے مشرکون کو نجس فرما کر اس طرح علحدہ کیا کہ کسی طرح ان کے طہارت کی بغیر قبول اسلام امید ہی نہین کی جا سکتی - اب اگر مسلمان لوگ بھی پابند طہارت نہ ہون گے تو مس قرآن کیونکر کر سکتے ہین جس کے بارے مین فرماتا ہے لا یمسہ الا المطہرون - پھر اس طہارت ہمسر نجاست کے ساتھ اگر مس قرآن کیا تو گنہگار ہوے - اور

نماز پڑھائی تو اور بھی خطا کار۔

پہلے ہم کو نہایت افسوس سے یہ دکھانا پڑتا ہے کہ اس **کلوخ** مین اہلسنت تمامی سنت کے خلاف بلکہ بدعت کے مطابق عمل کرتے ہین حضرت محمد امین شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی اپنی کتاب ازالۃ الخفا مین ایک خاص رسالہ لکھتے ہین۔ جس مین خلیفہ دوم کے مذہب خاص اور اجتہادات خاصہ کو جمع کرتے ہین اُس مین رقم طراز ہین۔

من ھیا ابی بکر عن یسار بن نمیر کان عمر اذا بال مسح ذکرہ بحایط او بحجر ولم یمسہ بماء قلت اجمع علی ذالک علماء اھل سنۃ ولیس فیھا حدیث مرفوع وانماھو مذھب عمر قیاسا علی الاستنجاء من الغائط اطبق علی تفقیۃ العلماء من بعدہ۔

یعنی ابوبکر نے یسار ابن نمیر سے روایت کی ہے کہ عمر جس وقت پیشاب کرتے تھے تو مسح کرتے تھے اپنے ذکر کو کبھی دیوار سے یا پتھر سے اور اوسکو پانی سے نہیں دھوتے تھے شاہ صاحب کہتے ہین کہ اسپر اجماع کیا ہی علماے اہل سنت نے حالانکہ اس بارے مین ہرگز ہرگز کوئی حدیث مرفوع نہین ہو یہ فقط مذہب عمر ہے بنا بر قیاس استنجا من الغائط کے اور کلوخ لینے پر اتفاق کیا ہے بالاطباق تمام علما نے اس عبارت پر بطور فائدہ لکھا ہے۔ **استنجا بکلوخ بعد پیشاب سنت عمر ہست**

اور مولوی عبد الحی صاحب حاشیہ شرح وقایہ مین لکھتے ہین۔

واما فی البول فالغسل بالماء ثابت بعد الروایۃ واما استعمال الحجر فیہ فلم اطلع علی حدیث صریح یدل علیہ ان النبی فعل

نعم ثبت ذالک صریحا عن عمر انہ کان یبول ویمسح ذکرہ بحجر او تراب لم یمسہ الماء اخرجہ عبد الرزاق فی مصنفہ وابو نعیم فی الحلیہ والطبرانی فی الاوسط یعنی پیشاب کی طہارت پانی سے تو اس روایت سے

ثابت ہے مگر کلوخ لینا حضرت کا کسی حدیث صحیح سے نہین معلوم ہوتا کہ حضرت نے کبھی کلوخ لیا ہو۔ پھر لکھتے ہین ہان فعل عمر سے البتہ صراحت ثابت ہے کہ وہ جب پیشاب کرتے تو پتھر یا خاک سے پونچھ ڈالتے اور پانی سے نہین طہارت کرتے جیسا کہ مصنف عبد الرزاق حلیۃ الاولیا ابو نعیم و اوسط طبرانی مین مذکور ہے۔ پس معلوم ہوا کہ حضرات اہلسنت باتفاق سنت عمری کے عامل ہین اور اس مادہ مین کوئی حدیث نہین ہے اسپر بھی دعواے عمل بر سنت رسول ہو تو جب حیرت فحول ہے اب نہ معلوم کہ اسکو بھی احداث یعنی بدعت فی الدین کہین گے یا نہین کہ صریح خلاف کتاب و سنت رسول ہے اور غالبا اسکے بدعت اور قابل شمار ہونے مین بھی کوئی عذر نہو کیونکہ حدیث حذیفہ سے معلوم ہے کہ تین سو آدمی اگر اس بدعت کی پیروی کرین تو قابل شمار ہے اور اس بدعت کے تابع و مقلد تو تمامی اہل سنت ہین۔

اگرچہ اس تصریح کے بعد اسکی ضرورت نہین کہ ہم اس فعل کے جواز و عدم جواز کی بحث کرین کیونکہ باتفاق تمامی اہل اسلام مسلم ہے کہ خدا و رسول کے سوا بلکہ بجز خدا و ند عالم کسی کو احکام تشریعی مین دخل نہین نہ کسی کے حکم پر کوئی عمل کر سکتا ہے۔ پھر صرف اجتہاد یا قیاس یا مذہب عمری پر کوئی مسلمان کیونکر عمل کر سکتا ہے حالانکہ تمام نصوص صریحہ سنت رسول کی ہمارے پاس موجود ہین جس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت کا طرز عمل اس بارے مین کیا تھا۔ اسکے برخلاف سنت عمری پر عمل کرنا کیونکر جائز ہے پہلی تفسیر آیہ فیہ رجال یحبون ان یتطہروا واللہ یحب المطہرین ملاحظہ ہو معالم التنزیل مین ہے عن ابی ہریرۃ عن النبی ع قال نزلت ہذہ الآیۃ فی اہل قبا فیہ رجال یحبون ان یتطہروا

---

لہ ذوالفقار حیدر جلد ثانی ذات ملاحظہ ہو۔ کہ ملاحظہ ہو رسالہ الرشو ۲

قال عطا کانوا یستنجون بالماء نزلت فیهم الآیۃ۔ ابوہریرہ سے روایت ہی
رسول مقبول سے کہ یہ آیت نازل ہوئی اہل قبا کی تعریف مین وہ لوگ استنجا
کرتے تھے پانی سے قال عطا کانوا یستنجون بالماء ولا یبیتون اللیل
علی جنابۃ۔ کہا عطا نے کہ وہ لوگ استنجا کرتے تھے پانی سے اور حالت
جنابت مین شب کو نہ سوتے تھے جب تک غسل نہ کر لین منہ ۲۳۱

اور تفسیر کبیر وَاِذِ ابْتَلٰی اِبْرٰھٖمَ رَبُّہٗ بِکَلِمٰتٍ فَاَتَمَّھُنَّ مین لکھا ہے
قال طاوس عن ابن عباس ابتلاہ اللہ بعشرۃ اشیاء وهی الفطرۃ
خمس فی الراس قص الشارب والمضمضۃ والاستنشاق والسواک وفرق الراس وخمس
فی البدن تقلیم الاظفار ونتف الابط وحلق العانۃ والختان والاستنجاء بالماء منہ
طاوس ابن عباس سے روایت کرتے ہین کہ خدا نے حضرت ابراہیم کی آزمائش
لی دس چیزون مین جو مطابق فطرت ہین شارب ترشوانا مضمضہ کرنا ناک
مین پانی دینا مسواک کرنا۔ سر کے بالون کا جدا کرنا (مانگ نکالنا) اور پانچ
چیزین تمام بدن مین ہین ناخون ترشوانا بغل کے بالون کا صاف کرنا
حلق عانہ۔ ختنہ کرنا۔ آبدست لینا پانی سے۔ ان آیتون سے اتنا تو بالیقین
ثابت ہوا کہ خداوند عالم ان لوگون کی مدح وثنا کر رہا ہے اور اپنی محبت
ظاہر کرتا ہے اُنسے جو پانی سے استنجا کرتے ہین

تو اب کون مسلمان ہوگا جو اسکی نہ خواہش کریگا کہ ہم بھی اسی طہارت کے
پابند ہون جس سے حبیب خدا بنتے ہین اور وہ طہارت یہی پانی والی ہے پاخانہ
اور پیشاب مین علامہ شیخ علی دوہ کتاب محاضرات الاوائل والاواخر
مین تاریخ القدس سے ناقل ہین اول من استنجی بالماء ونتف الابط
ابراہیم منہ کہ سب سے پہلے جسنے پانی سے استنجا کیا وہ حضرت ابراہیم
علیہ السلام ہین تو اب کوئی مسلمان اُس سنت ابراہیمی سے کیونکر عدول
کر سکتا ہے جسکی تجدید کی سنت محمدی نے اور خداوند عالم فرماتا ہے ومن

يرغب عن ملة ابراهيم الا من سفه نفسه پس باوجود ملاحظہ ان آیات و احادیث صحیحہ کے اس سے مخالفت کرنا اور سنت عمری پر عمل کرنا گیا حکم من سفه نفسه مین نہین داخل ہوگا۔ اب اسکے بعد وہ روایتین ملاحظہ ہون جن سے معلوم ہو کہ طہارت بول (پیشاب) کے بارے مین کسقدر تاکید ہے اور عذاب قبر زیادہ تر اسی سبب سے ہوتا ہے کہ لوگ پیشاب سے احتراز نہین کرتے

صحیح بخاری مین ہے باب من الكبائر ان لا يستتر من بوله حدثنا عثمان قال ثنا جرير عن منصور عن مجاهد عن ابن عباس قال مر النبي ﷺ بحائط من حيطان المدينة او مكة فسمع صوت انسانين يعذبان في قبورهما فقال النبي يعذبان في كبير ثم قال بلى كان احدهما لا يستتر من بوله وكان الآخر يمشي بالنميمة ثم دعا بجريدة فكسرها كسرتين فوضع على كل قبر منهما كسرة فقيل له يا رسول الله لم فعلت هذا فقال لعله ان يخفف عنهما ما لم تيبسا ص٥٩

ايضا باب ما جاء في غسل البول ص٣٥

ايضا باب ص٣٥

ابن عباس سے روایت ہے کہ گذرے رسول اللہ ﷺ ایک باغ خرما مین بلکہ مدینہ سے اور سنی آواز دو آدمیون کی جنپر عذاب ہو رہا تھا انکی قبرون مین تو فرمایا حضرت نے دونون عذاب کیے جارہے ہین۔ اور نہین عذاب ہوتا ہے انپر کسی بڑے امر مین پھر کہا ہان ایک ان دونون سے نہین پرہیز کرتا تھا اپنے بول سے۔ اور دوسرا چغلی کھاتا تھا پھر منگائی ایک ڈالی ترخرما کی اور اسکو دو ٹکڑے کرکے دونون قبرون پر رکھدیا پس کہا کسی نے کیون ایسا کیا یا رسول اللہ تو فرمایا شاید کم کردیا جاے عذاب ان دونون کا جبتک یہ دونون لکڑیان خشک نہ ہو جائین۔

اسکی شرح مین حافظ ابن حجر لکھتے ہین جسکا خلاصہ بقدر ضرورت عرض کیا جاتا ہے

اتنی ہی واجب ہیں ... دونوں ...

... نہیں ... ہیں ...

... ہے ...

... ہوتے ...

... ہیں ...

... ہیں ...

حضرت ... اللہ لکبیر ... سے ... واجب ...

اور کہتا ... حضرت سے ... کبیرہ ... بعد

... ولی ... کبیرہ ... دل ... ایک ...

قدر ... ہے ... کی ...

کی طرف ... ان ... ہیں ... حدیث ... ہے

ان ... یہ مذہب ... ہیں ... یہ بھی ہو سکتا ہے

کہ ... کی طرف ... جو دونوں ... ہوں ... ایک ... ہے اور

دوسرے ... کشف ... کے ... مطلب یہ ہو ... کہ یوں ہے

... مذہب ... ہیں ... مذہب ...

... ہیں ... ہوتے ...

ایک ان دونوں کے ... مذہب ... نہیں ...

... ہیں ... دو ...

سے کی ہے کہ حضرت نے جو ... کبیرہ ہونے کی ... ہے

یہ کہ اکبر کبائر ... قتل وغیرہ کے ... خود ...

کبیرہ ہے (۵) ... صورت ظاہری وہ کبیرہ نہیں ہے ... کی حیثیت

سے کبیرہ ہے (۶) ... لوگوں کے نزدیک (جیسے عذاب ...)

یا ... کے نزدیک وہ کبیرہ نہیں ہے مگر خدا کے یہاں کبیرہ ہے

[illegible]

... لایستتر سے تو مراد مس سے بچنا [illegible]

کروہا ہے [illegible] پیشاب [illegible] پرہیز نہیں

کرتا [illegible] جس میں

لایستنزہ [illegible] ابن عساکر

میں لایستبرئ [illegible] کہا ابن دقیق العید نے کہ سیاق حدیث

دلالت کرتا ہے اس پر کہ بول کو عذاب قبر سے خاص لگاؤ ہے۔ تو

معلوم ہوا کہ حدیث کے فقرہ لایستتر سے کشف عورت نہیں مراد

ہے کیونکہ صحیح ابن خزیمہ میں ہے ابوہریرہ سے کہ اکثر عذاب قبر

[illegible]

ولی روایت ... تعلق ... تشریف لے جاتے تھے اور جابر ساتھ تھے۔

---

سلہ دیکھو ... اس تقریر کی وجہ یہ ہے کہ بخاری مسلم کی ... [illegible] ... دونوں حدیث صحیح ہو ۱۲ منہ

[illegible]

تک رہتی ہے یہ بھی خوب ثابت ہے کہ برکت تسبیح سے تخفیف عذاب ہوتا ہے
تو شخص جو مؤمن ہے اور شاخ جو رسول سے موجود ہے بن جو
دل سے … جائے تو تخفیف عذاب میں سب سے پہلی شاخ میں جو
تر ہونے اور ہری رہنے کی … کا ذکر ہے کہ برکت سے مثل ذکر تلاوت
قرآن سے قیاس سے بطریق اولیٰ تخفیف عذاب ہوگا۔

اور عینی نے کہا کہ حکمت جو معلوم نہیں ہوئی تری … شاخ کے سبب سے
جیسا کہ … تعداد … معلوم۔

اور … جانتی … نہیں … پر زیادہ
اس روایت سے کچھ معلوم نہیں ہوا ہو گا۔

کہا تورپشتی نے … ہو برکت دست مبارک حضرت
کے … کہا … شاخ … کی وجہ سے جو … استغفار
… حضرت نے … جناب … عذاب … موجب سے
… پس … چونکہ یہ امر غیب سے متعلق تھا کہ حضرت معلوم ہو …
اب … معلوم … عذاب ہوتا ہے یا نہیں، قیامت
… ہیں کہ … ہے کہ عذاب ہوتا ہے یا نہیں یہ
… نہیں … کام … جس سے تخفیف عذاب ہو جیسا کہ …
… جانے سے یقین ہو سکتا … ذکر … اور نیز
سیاق روایت … نہیں ہے کہ حضرت نے … کیا ہو بلکہ … ہے
کہ حضرت نے … حکم دیا ہو جب … کی بریدہ بن حصیب صحابی
نے کہ وصیت کی تھی کہ ان کی قبر پر دو جریدہ رکھا جاوے جیسا کہ باب جنائز
میں مذکور ہوگا تو وہ زیادہ مستحق ہیں اس لئے کہ پیروی کی جائے انکی صحت

ان روایات اور اقوال سے … ہو سکتا ہے کہ اہل سنت میں … دنیا
داری ہو … اور کسی … اتباع سنت رسول سے کہ حضرت تو …

[illegible]

[illegible] جاتی ہیں اس سے بڑھ کر [illegible] سنت [illegible]
ہو سکتی ہے۔

[illegible]

[illegible] یعنی جریدتین کو مستحب کرنا ہے۔

[illegible] ایک خاص باب [illegible] بریدة الاسلمی [illegible] شرح میں لکھتے ہیں [illegible] جاتی ہیں اور بہت ان کی [illegible] مولی [illegible] ہے کہ محض [illegible] بریدہ نے [illegible]

[illegible]

[illegible] دونون قبر [illegible] عذاب ہوتا تھا۔

[illegible] کی قبر پر ایک خیمہ [illegible] اور ایک خادم کو اسکی حفاظت کے لیے مقرر [illegible]

[illegible] حضرت [illegible] کیون [illegible] دونون قبرین مسلمانون کی تھین کیونکہ ابن ماجہ کی روایت مین [illegible] جدید [illegible] کہ دو نون قبرین تازہ تھین تو معلوم ہوا کہ زمانہ جاہلیت کی قبرین نہ تھین۔ [illegible] حدیث ابو امامہ مین ہے بروایت احمد کہ حضرت کا گذر قبرستان بقیع مین ہوا تو پوچھا آج کسکو تم نے یہان دفن کیا ہے اس سے صاف معلوم ہوا کہ وہ دونون مسلمان تھے کیونکہ بقیع مسلمانون کا قبرستان تھا اور خطاب بھی حضرت نے مسلمانون سے کیا [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

**[illegible] مخالفت [illegible] دلیل [illegible] اور ائمہ اربعہ [illegible] اتفاق [illegible] مخالفت سنت کی دلیل ہے۔**

دوسرے یہ بھی معلوم ہوا [illegible] سنت [illegible] کیسا آسان ہے [illegible] کی مخالفت کرنا [illegible] میں بھی سنت [illegible] برائی نہیں کی جاتی [illegible] میں کیا [illegible] باتوں میں حضرت عمر نے مخالفت رسول کی [illegible] سلف کی [illegible] معلوم سمجھا تو جن امور میں کہ نفع دنیوی مترتب ہے کیوں نہ مخالفت رسول [illegible] ضروری سمجھیں گے

تیسرے یہ بھی معلوم ہوا کہ خود حضرت [illegible]

[illegible]

... حضرت بریدہ صحابی نے ... وصیت کی کہ ... قبر میں جریدہ ... رکھی

جاویں تو اگر حقیقت میں حضرت عیسیٰ سنت رسول ہوتے تو
ضرور اس پر عمل کرتے جس میں حضرت نے نہایت اہتمام اور مبالغہ فرمایا
... اگر سنت ثابت ہوتے کے بھی تبع ہوتے تو فعل حضرت بریدہ صحابی کی
... [illegible] ... بہ تجربہ کہ ان کا فعل زیادہ قابل اتباع ہی
... [illegible] ... کو کرنا چاہیے جس سے تخفیف عذاب قبر ہو۔

[illegible]

[illegible] سنت [illegible] اب [illegible] سنت [illegible] اب رسول [illegible] سنت [illegible] خلاف سنت [illegible] جو [illegible] سنت [illegible] سنت عمری [illegible] سنت [illegible] حضرت [illegible] ہیں۔

[illegible] مسلمانوں [illegible] پر سرسری نظر ہی ڈالیے تو ان کا حال معلوم ہوگا کہ سنت رسول اللہ سے [illegible] نہیں بلکہ جو کچھ ہے وہ سنت عمری صرف عوام کو فریب دینے کے لیے سنت رسول کا دعویٰ کیا جاتا ہے۔

ان دو لوگ یہ کہہ سکتے ہیں کہ ہمارے [illegible] مسائل میں [illegible] اس لیے [illegible] کی ضرورت نہیں۔ مگر جس شخص کو یہ دعویٰ ہو کہ ہم بندۂ خدا ہیں کیونکر ایسا کلمہ [illegible] قبول کر سکتے ہیں جو خدا اور اس کے رسول پر [illegible] برابر [illegible] خدا کو غفور رحیم کے ساتھ جبار و قہار بھی مانتا ہو وہ کیونکر اس کا قائل ہو سکتا ہے؟ یہ دعویٰ صرف دہریوں کو ہو سکتا ہے جو

نفع دینے میں [illegible] حسب [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] حضرت [illegible] نے [illegible]

آیت کی ذیل ۔

کیسے [illegible] سے [illegible]
سے غسل کفن دیا [illegible]
[illegible] میں دفن بھی [illegible]
[illegible]
[illegible]
عذاب قبر سے [illegible] ہے ۔ مگر حضرت
عمر و ان کی امت [illegible] میں [illegible]
طہارت [illegible]
جو دین کی بھی [illegible]
[illegible] کیا جا سکتا ہے [illegible] سنت [illegible]
لہذا [illegible] حضرت عمر کی [illegible]
ہیں ۔ اگر سنت رسول سے [illegible]
خیال تھا [illegible] اختلاف [illegible] قسم کا
اختلاف [illegible] میں کوئی بھی حدیث حضرت کی موجود ہے لیکن
مسئلہ [illegible] سنت رسول ہے ۔ صحیح

بخاری میں ہے

باب [illegible]

[illegible]

اور دوسری حدیث کے بارے میں ... [illegible]

[illegible]

اور تیسری حدیث کے بارے میں لکھتے ہیں ولاستدلال بمعنی غسل [illegible] فيستدل به على وجوب غسل [illegible]

یہ تین حدیثیں صحیح بخاری کی جن سے وجوب غسل [illegible]

[illegible] الخطاب میں
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] کی نسبت [illegible] فرماتے ہیں والاستدلال
[illegible] تو اب [illegible] کیا کہہ سکتا ہے کہ چونکہ
[illegible] میں خلاف تھا اس لیے حمایت
[illegible] بخاری [illegible] کلوخ میں جو حضرت عمر [illegible]
[illegible] روایت [illegible] گئی کہ
[illegible] حدیث ان احادیث کو
[illegible] بدعت سمجھے گئیں۔ اسی وجہ سے اُسکے
[illegible] اُس سے بھی زیادہ عجیب یہ تاویل
[illegible] فیستدل به علی وجوب غسل ما انتشر علی المحل کہ اس
حدیث [illegible] اُس [illegible] غسل پر جو منتشر ہو جاسے
اپنے محل سے [illegible] حدیثوں میں کوئی لفظ [illegible] نہیں دلالت کرتا
[illegible] متعلق ہے اور [illegible] حدیث [illegible]
[illegible] حضرت [illegible] کوئی ضرورت بھی
[illegible] تاویل کی [illegible] دوسری حدیث میں اسکی تصریح موجود ہے
کہ آنحضرت جب حاجت کے لیے تشریف لے جاتے تھے
تو ہم پانی لے جاتے تھے جس سے معلوم ہوا کہ ہمیشہ استنجا آپ کا

[illegible]

پانی سے ہوتی تھی اور آپ پانی سے طہارت کرتے تھے یعنی استنجے و پیشاب حضرت کی نسبت وہ نہیں کہہ سکتے ہیں کہ ہر دفعہ پانی سے [illegible] پیش آتی تھی اور یہ کس [illegible] بات ہے کہ [illegible] ہر دفعہ پانی سے پاک ہوتے تھے۔

افسوس ہے کہ افسوس ہے وہ خوبی ان حدیثوں کی نہیں دیکھتے ہیں جن میں حضرت نے [illegible] عذاب قبر کی نسبت ذکر کیا ہے [illegible] یہ باتیں نظر نہیں آتیں [illegible] جن میں حضرت [illegible] کی عادت پانی سے [illegible] بعد نقل کرنے یہ سب حدیثوں کو ذکر کرکے یہ [illegible] عذاب قبر [illegible] بیان ہیں [illegible] اور کون [illegible] سکتی [illegible] کہ حسب [illegible] تنبیہ کافی ہیں۔

مولوی عبدالحی صاحب نے تو دریغ کیا کہ [illegible] کوئی حدیث صحیح ثابت نہیں نقل [illegible] تعلیق ممجد میں [illegible] بول والغسل بالماء ثابت بهذه الرواية وأما الاستنجاء بالحجر فيه فلم أطلع على حديث صريح يدل على أن النبي فعل نحو ذلك من رواية ابن ماجه التي ذكرناها آنفاً فإنه يعلم منه أن موضع استنجائه كان غير موضع قضاء حاجته وكان يكتفي هناك بالأحجار ويغسل في موضع آخر ويعلم منه أنه كان يستعمل بعد البول أيضاً حجراً وتراباً ونحو ذلك وإلا لزم تزائد النجس۔ نعم ثبت ذلك صريحاً عن عمر أنه كان يبول ويمسح ذكره بحجر أو تراب

سلہ مولوی عبدالحی صاحب کی ادبیت در عربیت اس تحریر میں قابل غور ہے کہ کس درجہ عالیہ پر فائز تھے ۱۲

[illegible]

[illegible]

[illegible] ہے کہ اس [illegible] دوسری

اس حدیث [illegible] ہیں [illegible]
اس طرح کی روایتیں [illegible] حدیث [illegible]
[illegible]
کہ سکتے ہیں کہ جو [illegible] حدیث [illegible] حضرت
عائشہ کی اس روایت سے کہیں [illegible] پانی [illegible]
اس احتمال کو بالکل [illegible] بات
کے دو محل مطلب تو یہ نہیں [illegible]
آبدست نہ لیا ہو [illegible] کی ہوئی کلوخ [illegible]
سے کلوخ لینے کو ثابت کیا جاوے [illegible]
تو مولوی صاحب کو کوئی [illegible] نہیں کیونکہ [illegible]
غرض کہ کلوخ بھی [illegible] حضرت [illegible] پانی سے کر لیتے ہیں کیا عجب
ہو کیونکہ وہ عورت تو پانی [illegible] تو پھر حضرت اسکی طہارت پانی سے کیوں
کرتے تو پھر جب حضرت عمر تھا اور اہل سنت میں جاری وساری ہے کہ پانی
رہتے ہوئے بھی وہ کلوخ ہی لیتے ہیں اور اسیکو مطہر اور پاک کرنے والا سمجھتے
ہیں حالانکہ نص اور روایت وغیرہ میں بھی بصراحت مذکور ہے کہ ہم
ہمیشہ پانی لیجایا کرتے تھے آبدست کے لیے اور اسی کی موید وہ روایت بھی
ہے جسے مولوی صاحب جامع ترمذی و مسند احمد و مسند [illegible] و مسند بزاز
و مصنف ابن ابی شیبہ وغیرہ سے نقل کرتے ہیں عن عائشة قالت
للنساء مرن ازواجکن ان یغتسلوا اثر الغائط والبول بالماء
فان رسول الله کان یفعله وانا استحی منهم جس سے معلوم ہوا
کہ حضرت عائشہ حکم دیتی ہیں عورتوں کو کہ اپنے شوہروں سے کہیں کہ
وہ پاخانہ اور پیشاب کو پانی سے دھویا کریں کہ رسول اللہ یونہی
کرتے تھے۔

ان سے ہمیں یہ بھی تو پوچھنا چاہیے کہ آپ سب کی نظر میں کیا حضرت عمر کے شاگرد غسل میں یہ بات کہیں نہایت عجیب ہے ۔

پھر ہمیں جب خود شاہ ولی اللہ نے قرار دیا ہے کہ کوئی حدیث مرفوع نہیں ہے اس بارے میں بلکہ حضرت فعل عمر سے ثابت ہے مرتب عمر کی میں اسکا علم ہے اور خود مولوی صاحب نے بھی قرار دیا ہے کہ کوئی حدیث مرفوع اس بارے میں نہیں ہے محض ان کا قول اور فعل کا مجموعہ ہے یعنی حضرت کو کلوخ لینا ثابت ہوا ہے اس سے معلوم ہوا کہ بعد تک بھی سنت ثابت ہے کہ خود صحابہ کی بعض فہم اور سمجھ سے استدلال نہیں ہو سکتا ثابت نہیں ۔

افسوس ہے کہ حضرات اہل سنت صرف خلافت بندہ و رسول کی پیروی نہیں اکتفا کرتے بلکہ صحابہ کرام کی بھی کرتے ہیں کہ خود حضرت نے کہ نبی ایسی و کمروہ شریعت کا تابع پیرو رہنا چاہیئے ہیں جو صریحی خلاف خدا و رسول ہے ۔

بہرحال ہر طرف ہر جہان کے تمام مسلمان ڈھیلوں کی کلوخ سے یہی گمان کریگا کہ یہ لوگ ایسے پابند سنت ہیں کہ [illegible] شرم و حیا از خلائق [illegible] ہے جس سے دیکھنے والے آنکھیں بند کر لیں ، اور اگر بات چیت کی بھی ضرورت ہو تو منہ بھر بھر [illegible] اب [illegible] فاش ہو گیا اور سب کو معلوم ہوا کہ سنت [illegible] نہیں ہے بلکہ سنت عمر کا ہے جس کی اس طرح تعمیل کی جا رہی ہے [illegible] خیال ہے نہ ...... کا کیونکہ سنت رسول تو صحیح مروی ہے کہ **پیشاب کی طہارت پانی سے** کی جائے نہ بجائے کلوخ جس کے بارے میں کوئی حدیث نہیں ۔

اب اس کلوخ لینے کی ترکیب بھی سن لیجیے کہ [illegible] شرح وقایہ [illegible] گیا

[illegible]

[illegible]

[illegible] جس کتاب کا حوالہ مولوی عبد الحق صاحب نے کلوخ
لینے کی ترکیب نقل کی ہے وہ کتاب مقدمہ حاشیہ شرح وقایہ میں غیر معتبر بھی
بتائی ہیں مگر اس کلوخ کی وہ صورت ہے کہ جو غیر معتبر کتب [illegible]
مولوی صاحب مدظلہ تحریر فرماتے ہیں و منہا تصانیف نجم الدین
مختار بن محمود بن محمد الزاهدی معتزلی الاعتقاد حنفی الفروع
المتوفی سنہ ۶۵۸ کالقنیہ والحاوی والمجتبی شرح مختصر القدوری
زاد الائمہ وغیر ذلک فقد قال فی تنقیح الفتاوی الحامدیہ

له تعجب ہے کہ باوجودیکہ رسول اللہ نے تصریح فرما دی حضرت عمر کو کھڑے ہو کر پیشاب
کرنے کو منع کیا۔ مگر پیر جی صاحب استو مذہب عمری میں لکھتے ہیں جس سے معلوم ہوتا
کہ وہ اپنے مذہب سے [illegible] مذہب [illegible] کھڑے
کھڑے ہو کر کرنا چاہیے ۲ منہ

نقل الزاهدی لا یعارض نقل المعتبرات المذهبیة وقد ذکر ابن
وهبان انه لا یلتفت الی ما نقله صاحب القنیة مخالفا للقواعد ما
لم یعضده نقل من غیره ومثله فی النهر ایضا وقد ذکر انها
فی مواضع اخر والزاهدی مشهور بنقل الروایات
الضعیفة صلا

**مسلمانو!** اب بتاؤ تو ان دونوں باتوں کے ہوتے ہوئے جو رسول
سے اس بارے میں منقول ہیں اور حضرت عائشہ صدیقہ نے
بیان کیا کہ ہم اپنے شوہروں سے نہیں کہہ سکتے تم اپنے شوہروں کو حکم دو۔

ان سب پر طرہ یہ ہے کہ پیشاب کے کلوخ میں تو اس قدر کرتے ہیں کہ
پانی رکھتے ہوئے کلوخ لیتے ہیں اور بغیر کلوخ کے طہارت ہی نہیں ہوتی
اور برخلاف اس کے پاخانہ میں کلوخ لینے کی کوئی پروا نہیں
حالانکہ پاخانہ کی طہارت کلوخ اور پانی دونوں سے یقینی ہے کہ پاخانہ میں استنجا
سنت رسول سے ثابت ہے یہ انتہا ہے کہ بعض حنفیوں نے تو حضرت اقدس سے
ایک دفعہ بھی پانی کا استعمال آپ کے دست مبارک سے ثابت نہیں مانا اور انکار کرنے
کا یہ چلانے کا سبب جیسا کہ حافظ ابن حجر لکھتے ہیں

وقد روی ابن ابی شیبة باسانید صحیحة عن حذیفة بن الیمان
انه سئل عن الاستنجاء بالماء فقال اذا لا یزال فی یدی
نتن وعن نافع ان ابن عمر کان لا یستنجی بالماء وعن ابن الزبیر
قال ما کنا نفعله ونقل ابن التین عن مالک انه انکر ان یکون
النبی صلی اللہ علیہ وسلم استنجی بالماء وعن ابن حبیب من المالکیة انه منع الاستنجاء
بالماء لانه مطعوم۔ فتح الباری صفحہ ۲۰

ابن ابی شیبہ نے صحیح سندوں سے روایت کی ہے حذیفہ بن الیمان سے
کہ کسی نے سوال کیا پانی سے استنجا کرنے کے بارے میں تو جواب دیا کہ

پانی سے آبدست وہن تو کبھی ناغہ بھی ہو جاوے۔ ابن ابی شیبہ روایت کرتے
ہین کہ ابن عمر کبھی پانی سے آبدست نہ لیتے تھے اور ابن الزبیر کا
یہی طریقہ تھا کہ وہ پانی سے آبدست نہ لیتے اور ابن تیمین ناقل
ہین امام مالک سے کہ وہ انکار کرتے ہین کہ کبھی حضرت نے آبدست
پانی سے لیا ہو اور ابن حبیب سے روایت ہے جو لکھی ہے کہ پانی سے آبدست
کرنا منع ہے کیونکہ پانی مطعوم ہے یعنی کھانے کی چیز ہے۔ بعد بیان تنگی
کی لکھا ہے کہ رسول اللہ نے [illegible] بھی [illegible] سکی نسبت کر دی تھی کہ
کبھی نہ لیتے جب [illegible] یہ ہے مسئلہ الحسن البصری عن
الاستنجاء بالماء فقال بدعة فقيل له كيف ورسول الله والخيار من الصحابة
فقد تركوه فقال انهم كانوا يبعرون بعرا وانتم تثلطون
ثلطا صفحہ ۳۳

خوشا قسمت سنیوں کہ ایسے ایسے صوفی لطیف الطبع ان کے دین و ایمان کے
مقتدا ہین جنھون نے کبھی آبدست ہی نہین لیا۔ پھر کیون نہ ایسی نازکی برتین
سمجھین۔ کہ خدا تو دشمنون پر پرسش کرنے کا حکم دے اور یہ لوگ اسکا غسل
کرین۔ اور مقابلہ مین خدا و رسول بالخصوص پانی سے طہارت کا حکم دے اور
یہ لوگ بہ تبعیت خلیفہ دوم صرف ڈھیلہ سے مسح دیتے یا کلوخ لینے کو کافی
سمجھین بلکہ ضروری اور اسکو اس طرح برتین کہ نہ شرم باقی رہے نہ حیا۔ اور
اسپر دعوی کرین اتباع سنت کا۔ اور پاخانہ مین اس طرح سنت کی
مخالفت کی جاوے کہ کبھی بھولے سے بھی کلوخ نہ لین حالانکہ ابن عمر و
ابن زبیر اس طرح اسکے پابند ہون کہ مدت العمر آبدست نہ کرین۔ اب
بجز اسکے کیا کہا جا سکتا ہے کہ یہ لوگ اصل مین اہل سنت
عمری ہین کہ انھین بدعتون کے پابند ہین جسکے موجد
حضرت عمر تھے اور وہی افعال انکے سنت کہے جاتے ہین

[illegible] ثابت

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

تنبیہ

[illegible] گزشتہ [illegible]

[illegible]

وما آتاکم الرسول فخذوه [illegible]

[illegible] ثابت [illegible]

[illegible] حضرت نے

[illegible] کی برابری پایا جاتا ہے

[illegible]

[illegible] انما هو الاصل في تطهير فلا يقوم غيره مقامه الا

باذن من الشارع [illegible] صدیق حسن خان نے اس کی شرح میں لکھا ہے۔

كان من الامر فالتطهير بالماء قد وصف بذلك

في كتاب الله وسنته مطلق غير مقيد بل قوله الماء طهور

[illegible] ما ذكرنا [illegible] يشهد به قواعد علم المعاني

[illegible] ولذا ثبت عن الشارع تطهير شيء من

[illegible] بغير الماء كمسح النعل بالارض ونحو ذلك

[illegible] الماء غير معين في تطهير النجاسة بخصوصها وتعيين

فيما عداها وهذا هو الحق مختصر

یعنی طہارت میں اصل شے پانی ہے دوسری چیز سے کوئی کام نہیں ہو سکتی

مگر اذن شارع تو کتاب و سنت میں پایا نہیں جاتا بلکہ اور
جناب حضرت کا قول الماء طہور مشہور ہے اور ثابت ہے جس طرح
کسی چیز کو طاہر بنانا پانی کے سوا کسی چیز سے ثابت ہو تو ہو سکتا
اسکی طہارت بھی ... ہوتی ... کے ...
اگر زمین کے خشک ہونے سے پاک ہو جانا ثابت ہو ... تو ...
ہیں کہ اسکا ... نہیں ... سب پانی سے
پاک ہوگا۔

پس جب یہ مادہ ثابت ہو چکا تو اب دیکھنا چاہیے کہ پیشاب کے
بارے میں کیا حکم ہے؟ کتاب و سنت کے حکم تو مذکور ہوئے کہ اسکی
طہارت صرف پانی سے ہوتی ہے۔ مگر امام اعظم ان سب کے حضرت عمر نے
دوبارہ خبر کو بھی پیشاب کو پاک کرنے والا قرار دیا تو اب مسلمانوں کو
اختیار ہے جس کی چاہیں پیروی کریں لطف تو یہ ہے کہ
امام ابوحنیفہ پیشاب وغیرہ نجاست غلیظہ شمار کرتے ہیں جس کی طہارت بغیر
پانی کے نہیں ہو سکتی حتی کہ کپڑے میں اگر پیشاب لگا ہو اور وہ خشک
ہو جائے تو بغیر دھوئے پاک نہیں ہو سکتا (دیکھو ہدایہ) اور اہل حدیث
کے یہاں تو زمین پر بھی اگر پیشاب پڑ جائے تو پانی اس کا مطہر ہے
مگر حضرت عمر کا کلمہ ایسا مطہر ہے کہ ان سب نصوص صریحہ
کتاب و سنت کو بالائے طاق رکھ کر پیشاب کو طاہر کر دیتا ہے اور بغیر
کسی خیال کے اسی طہارت خاک سے نماز پڑھی جاتی ہے درستی تو
نہیں ہوتی کہ مطابق حکم خدا و رسول پانی سے تو اسی وجہ سے جیسا کہ
احادیث سابقہ سے معلوم ہو چکا کہ اس کی وجہ سے بالخصوص عذاب
قبر ہوتا ہے۔

۹۵ دفعات ... [illegible] ... مجموعہ ... [illegible]

[illegible]

[illegible] ... کہ آپکی طہارت پانی ... [illegible] ... اور صحیح بخاری کی ... [illegible]

... باب الاستنجاء بالماء قال سمعت انس بن مالك يقول كان النبي اذا خرج لحاجته اجئ انا وغلام معنا اداوة من ماء يعني يستنجي به ... ثاب من حمل الماء لطهوره وقال ابو الدرداء اليس فيكم صاحب النعلين والطهور والوساد

[illegible] قال [illegible]

[illegible]

لے جائے [illegible]

[illegible]

ولا یستنجی بیمینه ولا یتنفس فی الاناء [illegible] حضرت نے فرمایا
جب تم میں سے کوئی شخص پیشاب کرے تو [illegible] ہاتھ سے ذکر کو پکڑے
اور نہ داہنے ہاتھ سے استنجا کرے اور نہ برتن میں پھونکے اس کے
بھی وہی [illegible] طہارت [illegible] کیونکہ برتن میں پھونکنا [illegible] ہوگا
[illegible] برتن بھی ہو۔ ورنہ اگر [illegible] تو کہاں یہ حد جاری
[illegible] یہی وجہ ہے کہ حافظ ابن حجر نے شرح میں لکھتے ہیں
ویحتمل ان یکون الحکمة فی ذکره هذا الغائب من اخلاق
المومنین التاسی بفعال النبی [illegible] وقد کان اذا بال توضأ
وثبت انه شرب فضل وضوءه فالمومن بصدد ان یفعل

(ذکر فیه ولا انه بالمطلق لاستغرب [illegible]
لخصص بحدیث الشرب حکم دل غیب سبق الروایة التی قبله
(یعنی اس سنت سے بعض میں تحریف کی۔ سنت میں بیان یہ حکمت ہے
کیونکہ اغلب اتفاق مومنین سے بسبب سنت کے اعمال کی
حدیث میں آئی ہیں اور حضرت کی عادت یہ تھی کہ جب پیشاب کرتے
تو آپ بعد وضو کرتے اور یہ بھی ثابت ہے کہ حضرت نے جو بوقت
وضو کا ذکر بھی فرمایا ہے تو مومنین کے بعض مومن بھی حضرت کی
تاسی کرنے کے لئے واجب تر ہوتا کیونکہ حرف آپ کا عمو گمان
اس وقت میں ہوتا ہے جب آدمی پانی پیتا ہے۔

اب رحمت سنت ضعیف ہو دو می اہل سنت کا اتفاق مومنین سے
ہو دور یہ شیعوں نے سنت رسول کی تاسی کی دوری سے طہارت آپ کے
زمانے کی طہارت کو پسند آئی [illegible] کو دینا شیعہ [illegible] افسوس
صد افسوس

[illegible] جب حضرت پیشاب کرتے تو اس کے بعد
[illegible] بتادیں کہ حضرت کی طہارت جب ہوئی تو پانی سے
تو اب سنت رسول کو ترک کر کے سنت عمری پر عمل کرنا کون مسلمان
قبول کر سکتا ہے

بہرحال ان حدیثوں سے اہل سنت عموماً اور اہل حدیث خصوصاً
سمجھ سکتے ہیں کہ خدا و رسول نے اس سنت کے اجر میں کتنی کوشش کی
اور ثابت کر دکھا دیا فرمایا ہے کہ یہی تو ان لوگوں کی
[illegible] پانی والی طہارت کے مدعی تھے اور اپنے فعل
وطرز عمل سے ہمیشہ حضرت نے یہی ثابت کیا کہ طہارت یوں ہی

له اہل سنت اس میں بھی موافقت کرتے ہیں ۔

لیکن جب حضرت [illegible] سنت شکنی کو [illegible] سنت [illegible] خود پیدا [illegible] مذہب میں [illegible] سنت [illegible] میں برباد کی۔

لطف یہ ہے کہ خود [illegible] سنت [illegible] کی مخالف سنت کہتے ہیں اور ان سب [illegible] ثابت ہیں مگر خود حضرت عمر کی رے اور اون کا قیاس ایسا [illegible] ہے کہ کسی طرح ٹوٹتا ہی نہیں جبھی تو اُن کے قیاس سے [illegible] پاخانہ میں [illegible] پیشاب میں بھی [illegible] سنت نے اس رسم اور قیاس کو [illegible] قبول کر لیا [illegible] سنت رسول کا کسی کو خیال نہ رہا سب آخر میں [illegible] حدیث لکھتے ہیں جس سے معلوم ہو کہ حضرت کو بول کی طہارت میں [illegible] مجمع الزوائد میں ہے۔

باب الارتیاد للبول . عن ابی هریرة قال کان رسول الله یتبوء لبوله کما یتبوء لمنزله رواه الطبرانی فی الاوسط وهو من روایة یحیی بن عبید بن دجی عن ابیه ولم ار من ذکرهما وبقیه رجاله موثقون منه

اس حدیث سے ہر شخص نتیجہ نکال سکتا ہے کہ رسول اللہ پیشاب کے لیے کس قسم کا اہتمام کرتے تھے اور حضرت عمر نے اوس کو کس طرح مٹایا۔

یہی وجہ ہے کہ جو لوگ سنت رسول کے خاص پیرو تھے وہ ان صحابہ کو

---

سلہ ازالۃ الخفا میں خلیفہ دوم کا یہ خطبہ مذکور ہے فقال قام عمر بن الخطاب فی الناس فقال یا ایها الناس الا ان اصحاب الرای اعداء السنة الخ

پر سنت ہوتی تو وہ ان الفاظ سے بیان کرتے، شرح [illegible]
سنہ وردہ علی ۲۰ قسمہ نصف بقول اعراب والی [illegible]
جناب امیر نے ایک سوال کے جواب میں فرمایا [illegible]
کے ان کو جواب [illegible] حسب
فیما لا اقتدار [illegible] من عادة العرب
الجلوس محتبین [illegible] فیمکن حملہ نہیہ [illegible] و
اعلم المبالاة [illegible]
احتبا ھھو یتا

اس عبارت سے [illegible]
نے بھی [illegible] حدیث
[illegible] تھے مگر وہ
عادت [illegible]
کا خیال [illegible]
حالت [illegible] حدیث
رد کردی۔
خدا کرے سب سے [illegible] حضرت عمر کے [illegible] فعل کو [illegible]

ے فیہ نہی عن الاحتباء فی ثوب واحد ھو ان یضم رجلیہ الی بطنہ
بثوب یجمعھما بہ مع ظہرہ ویشدہ علیھا وقد یکون بالیدین وھذا
لانہ ربما تحرک او تحرک الثوب فتبدو عورتہ ولایتہ محتبیا بیدہ
الاحتباء ان یجلس حیث یکون رکبتاہ منتصبتین وبطنا قدمیہ [illegible]
علی الارض ویداہ موضوعتین علی ساقیہ صفحہ ۲۲ مجمع البحار الانوار
گجراتی

جب کہ مسئلہ تراویح [illegible] صدیق میں انکی بدعت کا اقرار کیا گیا ہی،
مسئلہ وضو و طہارت کی بابت کہ جس سے نماز و روزہ و دیگر ارکان میں
درست [illegible] جب کہ وضو کا ثبوت سابق مرقوم ہوا اور شرح ہدایہ میں
صراحت اس بات کی [illegible] طہارت کی [illegible] مناسب ہی اگر
[illegible] میں تفریق ہو تو عمل ظاہری میں تو کل سنت متعلق
ہوں اگر [illegible] و معدوم ہو [illegible] خدا و رسول کے احکام کے
تابع ہیں کیونکہ [illegible] عام طور پر [illegible] بات [illegible] حضرت عمر موجد بدعت
تھے۔ پھر آپ [illegible] حدیث [illegible] سنت ہو کر یوں [illegible] کی بدعتوں
کی پیروی کرتے ہیں۔

دیکھیے مولوی [illegible] صاحب [illegible] بعض حضرات نے
مولوی صدیق حسن بھوپالی، تو غضب ہی کیا حضرت عمر کو صاف و
بدعتی قرار دیا ہے۔ انتقاد الترجیح مسائل عقد میں لکھتے ہیں
واما قوله (عمر) نعم البدعة فليس في البدعة ما يمدح بل كل
بدعة ضلالة۔ عبارت بالا سے حضرت عمر کو مخترع بدعت و
ضلالت ٹھہرایا عبارت اسکی بقدر ضرورت بیان کیجاتی ہے۔

ليس المراد بسنة الخلفاء الا طريقتهم الموافقة لطريقته من
جهاد الاعداء وتقوية شعائر الدين ونحوها و معلوم من
قواعد الشريعة ان ليس لخليفة راشد ان يشرع طريقة
غير ما كان عليه النبي ثم ان عمر نفسه الخليفة الراشد
سمى ما رآه من تجميع صلوته بدعة ولم يقل
انها سنة۔

اس تحریر سے صاف ظاہر ہے کہ اس شخص نے (صدیق حسن خان)

له [illegible]

جماعت تراویح کی مخالفت [illegible] بدعت [illegible] سنت کا ناجائز
خیال ہے [illegible] سنت
پس باوجود ان قرائن کے یہ کہنا [illegible] ہے کہ اسی بدعت
کی پیروی کی جاتی ہے [illegible] نماز درست ہو اور
کے [illegible] کہلائیں [illegible] دعوی کیا جاتا ہے اتباع سنت کا

وهذا آخر الكلام في هذا المقام وليس المقصود المشاجرة
المشتهرة في اهل الاسلام فانها قد ضاعت [illegible]
في تشتت الايام وآخر دعوينا ان الحمد لله
رب العلمين والصلوة على سيد المرسلين
وآله الطيبين والسلام على من اتبع
الهدى حرره العبد الافقر خادم
الشرع الاطهر السيد

علی اظهر

غفرله

اكبر

جمادی الاولی

سنة ١٣٢١

هجری

# [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین [illegible] والسلام علی رسولہ الکریم
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اما بعد [illegible] مبارک [illegible]
[illegible] سنت خیر الانام کی خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ [illegible] ایک فتویٰ [illegible]
[illegible] حدیث کے [illegible] مولوی محمد [illegible]
[illegible] مضمون فتویٰ کا [illegible]
[illegible] سنت [illegible] جو لوگ [illegible] رسول [illegible] حدیث [illegible]
[illegible] اہل سنت والجماعت سے خارج ہیں [illegible]
نہیں ہوتی نعوذ باللہ [illegible]
دونوں سے [illegible] افسوس ہوا اور بے ساختہ [illegible]

برین عقل و دانش بباید گریست

افسوس صد افسوس بدعت کا [illegible] سنت [illegible] ہو گئے [illegible]

[illegible]

... صاحب ... [illegible] ... محبت ... [illegible]

قال ... [illegible] ... حضرت ... [illegible] ... ابوالاعلیٰ ... [illegible]

... [illegible] ... حاصل نہیں ہوتا۔

[illegible]

... حدیث ... [illegible]

... [illegible] ... فاذا فرغ من الوضوء اخذ غرفة [illegible]

من الله [illegible]

پس مجھ کو وضو [illegible]

پانی کو اپنی شرمگاہ پر [illegible]

[illegible] آبست بعد وضو [illegible]

قولہ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے [illegible]

[illegible] اور تمہارے بیچ [illegible] عورت [illegible]

دریا [illegible] کرنے [illegible]

اور غسل کرنے میں [illegible] پانی سے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ

وسلم نے [illegible] تمہارے سبب [illegible]

[illegible] پانی سے [illegible]

[illegible]

**قول** [illegible]

**اقول** اے مخالف صاحبان [illegible] کسی نے [illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]

**قال** [illegible] نے فرمایا علیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین المہدیین [illegible]

[illegible]

**قول** [illegible] مقام میں [illegible]

[illegible]

علم حدیث [illegible]

[illegible] سنت [illegible] فعل [illegible] تک یہ مسئلہ مختلف فیہ [illegible] ایک روایت [illegible] میں

عن [illegible] بن یزید [illegible] صلی عثمان رضی اللہ عنہ بمنی اربع رکعات فقیل ذلک لعبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فاسترجع ثم قال صلیت مع النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بمنی رکعتین وصلیت مع ابی بکر الصدیق بمنی رکعتین وصلیت مع عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ بمنی رکعتین فلیت حظی من اربع رکعات رکعتان متقبلتان [illegible] حضرت عثمان نے منی میں [illegible] تو [illegible] کہا [illegible]

[illegible] صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ منی میں دو رکعت پڑھی [illegible] دو رکعت [illegible]

[illegible] دو رکعت [illegible]

[illegible]

نہی معلوم ہوئی اور حضرت نبوی کے فعل پر اباحت اور خوبی ہے تو ثابت ہوا کہ
جو دین بتایا گیا ہے وہی اور چیزوں کے سامنے پڑھتے ہیں اگر سنت مخالف ہے تو تقلید ہرگز
روا ہوتی کہ خدا کا فرض فعل خود ہو فقہ اصول تحقیق ہو یا فقہ وسنت نبی
نہ تو بن سکے تو یہ تمام ہوتی کہ کسی شخص کے مذہب کی حمایت ہے بیج ہوس
اور بری ہے اگر بعض نص سے پڑھ کر نہیں ہو سکتا۔ اور صحیح مسلم میں
حدیث ہے کہ وبرہ نے کہا کہ میں بیٹھا تھا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے
پاس ایصلح لی ان اطوف بالبیت قبل ان اتی الموقف فقال نعم فقال
فان ابن عباس یقول لا تطف حتی تاتی الموقف فقال ابن عمر فقد حج
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فطاف بالبیت قبل ان یاتی الموقف فبقول رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احق ان تاخذ او بقول ابن عباس رضی اللہ عنہما
ان کنت صادقا یعنی وبرہ نے کہا میں ابن عمر کے پاس بیٹھا تھا کہ ایک شخص آیا
اور کہا کیا میں طواف کروں بیت اللہ کا قبل عرفات کے ابن عمر نے کہا ہاں تب
کہا ابن عباس تو یوں کہتے ہیں کہ جب تک عرفات میں نہ جاوے تب تک طواف نہ کر
ابن عمر نے کہا کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کیا اور بیت اللہ کا طواف
کیا عرفات میں جانے سے پہلے تو رسول اللہ کا قول لینا بہتر ہے یا ابن عباس کا اگر
تو سچا ہے یہ جو فرمایا ابن عمر نے اگر تو سچا ہے یعنی اگر تو دیانتداری
سے پوچھتا ہے اور یقین ہے رکھتا ہے تو رسول اللہ کا قول شریف ہوتے
ہوئے کسی کے قول کی طرف التفات بھی نہ کر ابن عباس ہوں یا ان کے والد
عباس کیوں نہ ہوں اس سے معلوم ہوا کہ رسول معصوم کا قول اصل ہوتے ہوئے کسی کے
قول پر چلنا خواہ صحابہ ہوں یا امام یا مجتہد یا کوئی پیر و مرشد وغیرہ دیکھئے ایماندار
کا کام نہیں ہے اور صحیح مسلم میں ہے کہ حضرت عمر و حضرت عثمان تمتع یعنی عمرہ کر کے حلال
ہو جانے اور پھر از سر نو حج کے لیے احرام باندھنے کو منع فرماتے تھے حضرت علی وغیرہ
ان کے مخالف تھے بلکہ ترمذی میں ہے کہ عبداللہ بن عمر بھی اس مسئلہ میں باپ کے

مخالف تھے کسی نے عبد اللہ بن عمر سے اسی تمتع کا مسئلہ پوچھا تو آپ نے جائز فرمایا پھر سائل نے کہا کہ تمھارے باپ (حضرت عمر) تو منع کرتے تھے اسکے جواب مین عبد اللہ بن عمر نے کہا کہ بھلا اگر ایک کام کو پیغمبر خدا نے کیا ہو اور میرے باپ نے منع کیا ہو تو کہو رسول اللہ صلعم کا اتباع کیا جائیگا یا میرے باپ کا اور صحیح مسلم مین ہے کہ حضرت عمر پانی نہ ملنے کی حالت مین تیمم جنبی کو تیمم کرنے سے منع کرتے تھے بعض صحابہ انکے مخالف رہے بلکہ ان کی اس بات کو ائمہ مذہب سے بھی کسی نے قبول نہین کیا۔

**تمام ہوا رسالہ حصول النقا باختصار**

# خاتمۃ الطبع

الحمد للہ کہ یہ رسالہ الجوہر تحقیق مولفہ جناب فخر الحکما دام ظلہ جو مدت سے نایاب تھی مکرر طبع ہوا اور اسکے ساتھ بطور ضمیمہ خلاصہ رسالہ حصول النقا بھی طبع کیا گیا جو مولوی برکت علی صاحب اہلحدیث کا رسالہ ہے اور پہلے مطبع انصاری مین چھپ چکا تھا مگر چونکہ اس رسالہ مین بھی کلوخ لینا بدعت عمری قرار دیا گیا ہے اسلیے بغرض فائدہ عوام و خواص بطور ضمیمہ طبع کیا گیا۔ جس سے امید ہے کہ ناظرین بہت مسرور ہونگے اور اس بدعت کو ترک کرینگے۔

اصل رسالہ مین ایک حرف کا تصرف نہین کیا گیا البتہ بغرض اختصار غیر ضروری باتین حذف کردی گئین جن مین زیادہ تر وہ طعن آمیز بیانات تھین جو فرقہ احناف و اہلحدیث مین ہوا کرتی ہین بعض مطالب ایسے بھی ہین جو فرقہ شیعہ کے مخالف ہین مگر ان سے اسوجہ سے تعرض نہ کیا گیا کہ مولف اسکا فرقہ اہلحدیث کا ایک عالم ہے اور اس فرقہ کے عقائد و حالات معلوم ہین۔

اس رسالہ کے طبع کی ایک خاص ضرورت یہ بھی تھی کہ رسالۃ الجمرہ نے چونکہ عام طور سے فرقہ اہلحدیث کی بنیاد کو ڈھیلی کردی جس سے ناظرین کو بھی معلوم ہو جائیگا کہ ان لوگون کا دعوی اتباع حدیث محض زبانی ہے ورنہ اصلی مذہب انکا دہی ہے کہ

جو محمد بن عبد الوہاب نجدی کا اختراعی مذہب تھا اسلیے بعض حضرات کو رسالہ کلوخ
سے ایک خاص طرح کی کاوش پیدا ہوئی جسپر چند معمولی اعتراض بھی بطور رسالہ کے
شائع کیے اور نام اسکا رمی الجمرہ رکھا جسکا جواب بھی فوراً تحریر ہوا۔ مگر
بدانتظامی مطبع سے اسکے طبع کا سامان نہوسکا اسلیے مین نے اس رسالہ یعنی
انتقاد مولفہ مولوی مبارک علی صاحب اہلحدیث کا خلاصہ شائع کیا تاکہ فرقہ اہلحدیث
کو معلوم ہو اس طرح کا بدعت ہونا ایسا واضح امر ہے کہ خود علماے اہل حدیث
بھی اسکے قائل ہین اور بعض رسائل اس بادہ مین لکھ چکے ہین تو اصل مسئلہ
گویا متفق ہو چکا کلوخ لینا بدعت ہے اہلحدیث کے نزدیک بھی بدعت ہے
رہی وہ بیہودہ دشنی جو رسالہ رمی الجمرہ مین کی گئی ہے اور اسکے لائق
مصنف نے اپنی شرافت کا ثبوت دیا ہے پس درحقیقت اس کا جواب یہی ہے کہ
کہ جواب نہ دیا جاے۔ مگر ناظرین مطمئن رہین کہ عنقریب جواب بھی شائع ہوگا کیونکہ
اصل رسالہ مشتمل مکمل ہوا ہے اور اسکا نام الکمرۃ لرامی الجمرہ ہے اس رسالہ مین تہذیب
ومتانت کا خاص طور پر التزام کیا گیا ہے تاکہ تمام عالم کو فرقہ اہلحدیث
کی تہذیب بھی معلوم ہو اور اسکے ساتھ فرقہ حقہ شیعہ کا صبر و تحمل
بھی بہرحال چونکہ مقصود اصلی اس رسالہ کا خیرخواہی اہل اسلام ہے
کہ وہ کلوخ کو ترک کر کے پانی سے استنجا کرین جو سنت رسول ہے
ہے لہذا برادران اہل اسلام سے ملتمس ہون کہ تعصب و ضد
کو ترک کر کے حق کی طرف رجوع ہون واللہ
بالغ امرہ واللہ یہدی من یشاء
الی صراط مستقیم

محمد حیدر

مہتمم مطبع اصلاح

# فہرست کتب موجودہ دفتر اصلاح

دفتر اصلاح [illegible] سے ماہوار رسالہ اصلاح شائع ہوتا ہے [illegible] رسالہ [illegible] آج تک
[illegible] خدمت [illegible] اور مذہب حق کی [illegible] واقف ہونگے [illegible] اشاعت
[illegible]

النجعة [illegible] شائع ہوتا ہے اسکی غرض [illegible]
قرآن [illegible] معلوم ہوگیا کہ فرقہ اہلسنت کو
[illegible]
[illegible] کی

[illegible]

[illegible] مذہب حق کی حقیقت تمام عالم
پر ظاہر کر دیا

[illegible]
[illegible] علیہم السلام
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible] رسالہ
[illegible] اہلسنت [illegible]
[illegible] الصوارم [illegible] مناظرہ [illegible]
[illegible] نہج البلاغہ [illegible] حصہ اول [illegible]
[illegible]
[illegible]

maablib.com